ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
**Volume 5, Issue 1, (Jan to March 2024)**
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-I)urdu-05

ماخذ تحقیقی مجلہ

OPEN ACCESS

CC BY NC

**قمر عبّاس علوی**

شعبہ اردو، یونیورسٹی آف جھنگ

**ڈاکٹر نازیہ سحر**

شعبہ اردو، اسلامیہ کالج پشاور

**صدیق**

پی ایچ ڈی ریسرچ سکالر، شعبہ اردو، قرطبہ یونیورسٹی پشاور

# صورتِ معنی، معنی صورت: تنقیدی مطالعہ

**Qamar Abbas Alvi**
Department of Urdu, University of Jhang.
**Dr.Nazia Sahar**
Department of Urdu, Islamia College Peshawar.
**Saddique**
Ph.D Research Scholar, Department of Urdu, Qurtuba University Peshawar

***Corresponding Author:** qamaralvi133@yahoo.com

## A Critical Study of Sorat e Mani, Mani e Sorat

Sorat e Mani, Mani e Sorat is a book compiled by Junaid Amjad about famous poet Majid Amjad. Majid Amjad is a famous poet of 20th century, he was born in 1914(in Jhang) and died in 1974. 2014 was celebrated as Majid Amjad's century; in 2014 many books were written by famous authors, Junaid Amjad also compiled Sorat e Mani, Mani e Sorat. This writing is a critical study of Sorat e Mani, Mani e sorat.

**Key Words:** *Majid Amjad, Modernist Poet, Junaid Amjad, Biography.*

مجید امجد(۲۹ جون ۱۹۱۴ - ۱۱ مئی ۱۹۷۴)بیسویں صدی کے شعری منظر نامے کا وہ معتبر حوالہ ہیں جن کی شناخت مسلمہ ہی نہیں منفرد اور نمایاں بھی ہیں۔ مجید امجد جھنگ میں پیدا ہوئے؛ بسلسہ ملازمت پنجاب کے مختلف شہروں میں مقیم رہے؛ ساہیوال منٹگمری میں انتقال کیا اور جھنگ میں سپرد خاک ہوئے۔ بظاہر ایک کم گو شاعر نے گم

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
**Volume 5, Issue 1, (Jan to March 2024)**
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-I)urdu-05



نامی کی زندگی بسر کی مگر اس لحاظ سے خوش قسمت واقع ہوئے کہ انتقال کے بعد جس قدر پذیرائی ان کو ملی بہت کم لکھنے والے کے حصے میں آتی ہے۔ یہ کہنا مبالغہ نہیں ہوگا کہ بیسویں صدی کا شعری کینوس مجید امجد کے تذکرے کے بغیر مکمل نہیں ہوتا۔ اس نابغے کو خراج تحسین پیش کرنے کے لیے ۲۰۱۴ کا سال مجید امجد صدی کے طور پر منایا گیا جس کی مناسبت سے اہل قلم نے مجید امجد سے اپنی عقیدت کا قلمی اظہار کیا جن میں ڈاکٹر ناصر عباس نیر کی کتاب "مجید امجد :حیات شعریات اور جمالیات، ڈاکٹر سید عامر سہیل کی "مجید امجد شناسی: بحوالہ مجلہ اوراق، ڈاکٹر محمد امین کی تفہیم مجید امجد، خواجہ رضی حیدر کی مجید امجد: ایک منفرد آواز، ڈاکٹر نوازش علی کی مجید امجد: تحقیقی و تنقیدی مطالعہ، ڈاکٹر اسلم ضیاء کی جہانِ مجید امجد، ڈاکٹر آصف علی چٹھہ کی " مجید امجد کی نظمیں: تجزیاتی مطالعات " احتشام علی کی مجید امجد: نئے تناظر میں، عالیہ فاروق کی "مجید امجد کی شاعری میں ہندی عناصر اور جامعہ پنجاب کے شعبہ ادبیات اردو کی طرف سے یہ دنیائے امروز میری ہے قابل ذکر ہیں۔ جنید امجد کی صورت معنی معنی صورت بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے جو بنیادی طور پر مجید امجد کی نظموں کا تجزیاتی مطالعہ ہے لیکن اپنی نوعیت کی دیگر کتب سے منفرد اس لیے ہے کہ یہ صرف نظموں کے تجزیاتی مطالعات ہی کو محیط نہیں بلکہ شروع کتاب میں جنید امجد نے مجید امجد کے سوانحی حقائق" کے عنوان سے ایک مقالہ قلم بند کیا ہے جس میں مجید امجد کی سوانح سے متعلق درست حقائق کا انکشاف کیا گیا ہے۔

مجید امجد کا شمار ان معدودے چند تخلیق کاروں میں ہوتا ہے جنھیں اپنے زمانے نے بہت کم سمجھا گیا یا سمجھنے کی کم سعی کی گئی، اس پر مستزاد موصوف کا استغنائی مزاج کہ انھوں نے سوانحی حقائق کے انکشاف کی کبھی ضرورت ہی محسوس نہ کی اور اگر محمد حیات خان سیال (خط: ۲۵ ستمبر ۱۹۷۰) نے ان کے بطون میں جھانکنے کی کوشش بھی کی تو مجید امجد نے اتنی مختصر نقاب کشائی کی جو کم از کم تحقیق اور محققین کے بہ قدر شوق نہیں۔ بقول ڈاکٹر ناصر عباس نیر انھیں اپنے متعلق لکھنے سے خود دلچسپی تھی نہ اپنے متعلق دوسروں کے لکھے سے کوئی تعلق تھا[۱]۔ اس بات نے مجید امجد کی سوانح نویسی میں مشکل پیدا کی اور یہ مشکل بہت حد تک مجید امجد کی ذاتی پیدا کردہ ہے، نتیجتاً ہر محقق نے ثانوی ماخذات کے وسیلہ سے سوانح ترتیب دینے کی کوشش کی جس کے باعث کئی ایسی باتیں عام ہو گئیں جو حقیقت سے لگا نہیں کھاتیں۔ جنید امجد نے ان اختلافی امور اور تسامحات کے پیش نظر حقیقت تک رسائی حاصل کرنے اور ازاں بعد اظہار کی بساط بھر سعی کی ہے وہ لکھتے ہیں: سن ۲۰۱۴، مجید امجد صدی کے طور پر منایا جا رہا ہے اس لیے ضروری تھا کہ اب تک مجید امجد کی سوانح سے متعلق جو بھی حقائق میری نظر میں تھے انھیں مجید امجد کے صد سالہ جشن ولادت کے موقع پر اہل نظر کے سامنے پیش کیا جائے۔[۲]

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
**Volume 5, Issue 1, (Jan to March 2024)**
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-I)urdu-05



سوانح مجید امجد میں پہلا اختلاف ان کی ننھیال سے متعلق ہے، بلال زبیری اور ابراہیم قاسم نے ان کا زمینی رشتہ چنیوٹ سے جوڑا ہے کہ میاں نور احمد (مجید امجد کے جد امجد) جھنگ کے والی ریاست کے ایما پر چنیوٹ سے جھنگ منتقل ہوئے لیکن جنید امجد، مجید امجد کے ننھیال کو چنیوٹ کے بجائے ملتان سے وابستہ قرار دیتے ہیں ان کے الفاظ کچھ یوں ہیں: مجید امجد کے خاندانی شجرہ اور گھریلو یادداشتوں کی روشنی میں مجید امجد کا ننھیالی پس منظر جو ہمارے سامنے آتا ہے وہ کچھ یوں ہے کہ یہ خاندان ملتان سے ہجرت کرکے مستقل طور پر جھنگ میں آباد ہوا۔ مجید امجد کے جد مولوی حافظ سکندر سلسلہ چشتیہ میں بیعت تھے اور موصوف مولانا عبید اللہ ملتانی (جنھوں نے جھنگ صدر کے محلہ سلطان والا میں مسجد عبید اللہ المعروف گنبدوں والی مسجد کی طرح ڈالی، یہ مسجد اب بھی موجود ہے) کی خاندانی فضیلت کی وجہ سے ان کے پیروکار تھے۔ (۳)

درج بالا اقتباس مجید امجد کے ننھیال کی قلبی وابستگی پر تو کسی حد تک دال ہے البتہ ملتان سے جھنگ منتقلی کی وضاحت سے قاصر نظر آتا ہے، مزید برآں جنید امجد کے نزدیک مجید امجد کے ننھیالی خاندان اور خاص کر ان کے ماموں کی تصویروں میں چشتی کا لاحقہ بھی موجود ہے جو ان کے سلسلہ چشتیہ یعنی ملتان سے متعلق ہونے کی دلیل ہے۔ ڈاکٹر نوازش علی نے جنید امجد سے جزوی اختلاف کرتے ہوئے مجید امجد کے ننھیال کا زمینی رشتہ تو چنیوٹ سے ملایا ہے البتہ سلسلہ، چشتیہ سے انسلاک کے ضمن میں خاصی لچک کا اظہار کیا ہے، ملاحظہ ہو: مجید امجد کے جد اعلیٰ مولوی نور احمد چنیوٹ سے ہجرت کرکے جھنگ آئے تھے۔ جہاں تک ان کے چشتی ہونے کی بات ہے، جنید امجد نے یہ لکھا ہے کہ مولوی منظور عملی خوف (مجید امجد کے ماموں) کی جو تصاویر ان کے پاس ہیں ان میں مولوی منظور علی کے نام کے ساتھ چشتی کا لاحقہ ملتا ہے جو اس بات کی دلیل ہے کہ امجد کا ننھیال سلسلہ چشتیہ سے بیعت تھا۔ بہ ہر حال یہ ممکن ہے کہ مجید امجد کے جد اعلیٰ میاں نور احمد نقشبندی ہوں لیکن ازاں بعد مولوی حافظ سکندر سلسلہ چشتیہ سے منسلک ہو گئے ہوں۔ (۴)

مجید امجد کے سلسلہ انسلاک کی طرح ان کے ماموں کے نام اور تخلص کے بارے میں بھی متعدد آرا ہیں:
ناصر شہزاد نے منظور احمد خوف جب کہ شیر محمد شعری نے ان کا نام منظور علی اور تخلص فوق بتایا ہے جن میں جزوی اختلافات ہیں۔ جنید امجد نے درست نام اور تخلص منظور علی خوف لکھا ہے جس کی تائید ڈاکٹر خواجہ محمد زکریا بھی کرتے ہیں۔ (۵) اسی طرح مجید امجد کی والدہ کا نام ڈاکٹر عامر سہیل کے خیال سے اصلاح بی بی جب کہ بیگم شیر محمد

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 5, Issue 1, (Jan to March 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-I)urdu-05

ماخذ تحقیقی مجلہ

شعری کے مطابق اللہ جوائی (عرف بی آئی) درست ہے لیکن جنید امجد اور ڈاکٹر نوازش کی تحقیق ان کا نام صالح بی بی (عرف صلاح بی بی) تسلیم کرتی ہے۔

ایک اور بات جس نے مجید امجد کے محققین اور ناقدین کی توجہ حاصل کی یہ ہے کہ امجد اپنی تنخواہ کا مخصوص حصہ کسی خاتون کو بھیجا کرتے تھے۔ ناصر شہزاد (کون دیس گیئو کے مصنف اور مجید امجد کے شاگرد) نے انھیں مجید امجد کی ماموں زاد اور نام سردار بیگم بتایا ہے۔ مزید لکھتے ہیں کہ مجید امجد کی وفات کے بعد جب ان کا بیگ کھولا گیا تو اس میں سے سردار بیگم کے خطوط برآمد ہوئے اور جب ناصر شہزاد جھنگ آئے تو ان کی دستک (مجید امجد کے گھر پر حمیدہ بیگم اور سردار بیگم نے انھیں اندر بلوایا اور ناصر شہزاد کے استفسار پر بتایا کہ مجید امجد اپنی تنخواہ کا مخصوص حصہ انھیں بھیجتے تھے اور ان کی بیٹی ہے جس کا نام چاند ہے۔ جنید امجد کے مطابق ناصر شہزاد مغالطے کا شکار ہوئے ہیں: سردار بیگم مجید امجد کی سوتیلی بہن تھیں اور یہ بھی واضح رہے کہ ان کی کسی بیٹی کا نام چاند نہیں۔ سردار بیگم اور ان کے شوہر کے مابین خوش گوار تعلقات رہے جو اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ ان کا وقت خوش حالی میں گزرا ہوگا۔ ان کی ضروریات بہ حسن خوبی پوری ہو جایا کرتی تھیں۔ رہی بات اس سردار بیگم کی جس کی بیٹی کا نام چاند بتایا جاتا ہے تو وہ سردار بیگم نہیں تھیں بلکہ ان کا نام گلزار بیگم تھا جو مجید امجد اور حمیدہ بیگم کی خالہ زاد تھیں۔ گلزار بیگم اپنے شوہر غالب علی سے ناچاقی کی بنا پر اپنے والد میاں عبدالغفار کے گھر آئیں۔ گلزار بیگم کے والدین کے گھریلو حالات اچھے نہ تھے اور ان کے خاوند غالب علی بھی انھیں خرچ نہ دیتے تھے چوں کہ بچے ابھی زیر تعلیم تھے ایسے حالات میں گھر کے تمام اخراجات برداشت کرنا ان کے لیے دشوار تھا۔ اسی سبب مجید امجد اپنی اسی خالہ زاد گلزار بیگم کو مطلوبہ رقم بھیجا کرتے تھے[٦] اختلاف کی حد یہیں تک نہیں بلکہ حنیف سرمد کے خیال سے تو مجید امجد نے شادیاں بھی دو کی تھیں۔ پہلی شادی ماموں زاد سے اور دوسری ایک نابینا ہیڈ مسٹریس ہے، حنیف سرمد کی بات اُنھی کے الفاظ میں: اوائل عمری میں ماموں کی لڑکی سے شادی ہوئی مگر یہ شادی کام یاب نہ ہو سکی، دوسری شادی ایک معلم سے ہوئی جو ہائی سکول کی ہیڈ مسٹریس کے عہدے سے ریٹائرڈ ہوئیں لیکن اس عمر میں وہ نور بصیرت سے محروم ہو چکی تھیں۔[٧]

ہر چند مجید امجد اور ان کی اہلیہ کے مابین خوش گوار ازدوجی تعلقات کا واضح ثبوت نہیں ملتا: تاعمر مجید امجد تبادلوں کی زد پر جب کہ حمیدہ بیگم جھنگ میں مقیم رہیں۔ باوجود اس کے مجید امجد کو اپنی منکوحہ کو طلاق دینے یا دوسری شادی کرنے کا خیال تک نہ آیا، اولاد کی محرومی کے باعث دوست احباب انھیں دوسری شادی کا مشورہ دیتے

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
**Volume 5, Issue 1, (Jan to March 2024)**
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-I)urdu-05

ماخذ تحقیقی مجلہ

تو وہ ٹال دیتے، یہاں تک کہ جب شیر محمد شعری (مجید امجد کے قریبی دوست) نے انھیں دوسری شادی کے لیے آمادہ کرنا چاہا تو وہ یوں گویا ہوئے: میرے والد نے دوسری شادی کر کے کوئی گناہ تو نہیں کیا تھا لیکن اس حرکت کو میں نے کبھی پسند نہ کیا حیران ہوں کہ آپ مجھے بھی وہی حرکت کرنے پر اکسا رہے ہیں جو مجھے اور میری والدہ کو نا پسند تھی۔[۸]

اس داخلی شہادت یعنی مجید امجد کے ذاتی بیان کے بعد حنیف سرمد کی رائے سے اتفاق کرنے کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہتی لہذا اسے سنی سنائی باتوں پر اکتفا کا نام ہی دیا جا سکتا ہے۔ اسی طرح ڈاکٹر غلام شبیر رانا اور ڈاکٹر عامر سہیل نے اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ مجید امجد نے سوتیلے بھائی عبدالکریم کی بیٹی نوید اختر کو لے پالک بنایا ہوا تھا جب کہ جنید امجد ان الفاظ میں اختلاف کرتے ہیں : ڈاکٹر محمد اسلم ضیاء کی کتاب جہان مجید میں موجود نھیالی و ددھیالی رشتہ داروں کے نام خطوط کے مطالعہ سے اندازہ لگا سکتے ہیں کہ مجید امجد کے اپنے (سوتیلے) بھائیوں کے ساتھ تعلقات کس نوعیت کے تھے۔ جو خطوط ننھیالی رشتہ داروں کے نام ہیں ان میں وہ نوزائیدہ اور کم سن بچوں کے نام رکھنے کے علاوہ ان کی تعلیم و تربیت کے حوالہ سے بھی فکر مند نظر آتے ہیں جب کہ جو خطوط اپنے سوتیلے بھائیوں اور ان کے بیٹے کو لکھتے ہیں، ان میں بہت سوں کا ذکر ملتا ہے، اگر مجید امجد نے کسی کو واقعی اپنی لے پالک بیٹی قرار دیا ہوتا تو مذکورہ بالا خطوط میں لازمی طور پر ذکر ہوتا یا رشتہ داروں میں کوئی تو اس بات کی گواہی دیتا مگر ایسا نہیں ہے۔[۹]

جہاں تک ڈاکٹر اسلم ضیاء کی کتاب میں شامل مجید امجد کے خطوط کا تعلق ہے تو ان خطوط کی تعداد اس قدر اطمینان بخش نہیں جس کی بنیاد پر حتمی فیصلہ کیا جا سکے کہ اگر ان خطوط میں کسی کو لے پالک بنانے کا ذکر نہیں تو مجید امجد نے کسی کو لے پالک بنایا ہی نہیں ہو گا۔ مجید امجد کے بیش تر خطوط ایسے ہیں جو ابھی اشاعت کے منتظر ہیں ممکن ہے ان کی اشاعت سے کوئی نیا گوشہ بے نقاب ہو سکے۔ البتہ رشتہ داروں میں سے اس بات کی گواہی نہ ملنا لمحہ فکریہ ہے اور مرتب کے موقف کی تائید کرتا ہے۔ لہذا ایسی باتوں کو محققین کی سہو کے ذیل میں رکھا جائے گا۔

سوانحی حقائق کے بیان کے بعد جنید امجد نے کتاب کے دوسرے حصے میں مختلف ناقدین کے حوالے سے مجید امجد کی نظموں کے تجزیاتی مطالعات کو یک جا کیا ہے (جن میں سے ایک نظم بہ عنوان " ایک کوہستانی سفر کے دوران میں " کا تجزیہ جنید امجد نے خود کیا ہے ) تاہم اس حوالے سے بھی دیگر مرتبینِ منظومات امجد سے ان کا امتیاز نظموں کی سنین وار (سنہ ظہور کے اعتبار سے) ترتیب ہے جو شاعر کے فنی و فکری ارتقا کو سمجھنے میں معاون ہے۔ تحقیق چوں کہ تلاش و جستجو اور بازیافت کا عمل ہے اس لیے کوئی بات حرف آخر نہیں ہو سکتی، خاص کر جب بنیادی

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 5, Issue 1, (Jan to March 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-I)urdu-05
ماخذ تحقیقی مجلہ

ماخذ نہ ہونے کے مساوی ہوں۔ جنید امجد نے اپنے موضوع پر دست یاب مواد کے عمیق مطالعہ اور مجید امجد کے رشتہ داروں (وہ خود بھی اسی قبیلہ سے متعلق ہیں) سے مقدور بھر روابط کے بعد سوانح مجید امجد میں تسامحات کی نشان دہی اور اصلاح کی ہے، اس لیے انھیں دوران تحریر جن مقامات پر ماقبل محققین سے اختلاف کی گنجائش محسوس ہوئی، اس کا مدلل اظہار کرتے ہوئے قرین حقیقت شواہد کو منظر عام پر لانے کی کوشش کی ہے۔ لہٰذا یہ کہا جا سکتا ہے کہ جنید امجد سوانح مجید امجد سے متعلق پیدا شدہ غلط فہمیوں پر نظر کرتے ہوئے ماقبل محققین کو اپنے مؤقف میں لچک پیدا کرنے کی دعوت دینے میں کام یاب ہیں۔ ان کی تحقیق قرین قیاس اور "صورت معنی، معنی صورت" مجید امجد شناس کا اہم باب ہے۔

## حوالہ جات


۱۔ ناصر عباس، نیر، ڈاکٹر، مجید امجد: شخصیت اور فن، اسلام آباد: اکادمی ادبیات، ۲۰۱۰، ص:۱۱

۲۔ جنید امجد، صورت معنی، معنی صورت، فیصل آباد: مثال پبلشرز، ۲۰۱۴، ص:۱۳

۳۔ ایضاً، ص:۱۸

۴۔ نوازش علی، ڈاکٹر، مجید امجد: تحقیقی و تنقیدی مطالعہ، لاہور: مغربی پاکستان اردو اکیڈمی، ۲۰۱۴، ص:۴۳

۵۔ ایضاً، ص:۴۸

۶۔ جنید امجد، صورت معنی، معنی صورت، فیصل آباد: مثال پبلشرز، ۲۰۱۴، ص:۲۲

۷۔ محمد حنیف خان (حنیف سرمد)، مجید امجد کی اقلیم سخن-ایک مطالعہ، مشمولہ: بازیافت (جنوری تا جون ۲۰۱۴)، لاہور: اورینٹل کالج پنجاب یونیورسٹی، ص:۱۹۸

۸۔ شیر محمد شعری، انٹرویو، مشمولہ: مجید امجد ایک مطالعہ، جھنگ: جھنگ اکیڈمی، ۱۹۹۴، ص ۷۰۱

۹۔ جنید امجد، صورت معنی، معنی صورت، فیصل آباد: مثال پبلشرز، ۲۰۱۴، ص:۲۵